

نُقَادٌ

«ناظمی عبد کی تہذیبی، تعلیمی، علمی، ثقافتی اور تندی ماریخ کا مکمل
تاریخ دلت فاطمیہ» جائزہ۔ از سید رئیس احمد جعفری۔ ناشر ادارہ ثقافت اسلامیہ۔

للب روڑ۔ لاہور۔ قیمت سفید کانڈہ بارہ روپے، نیوز پرنٹ فور روپے۔

بزرگی کے اقتدار کے خلاف بخوبی تحریک شروع کی گئی تھی، گواں میں نام تو "آل محمد" کا یا گی اور اسی کو بر سر اقتدار لانا اس کا مقصد بتایا گیا۔ لیکن اس تحریک کے باقی عبادی تھے اور اس کی کامیابی پر انہیں کو خلافت مل۔ اپنی اس حق تلفی پر منصور عباسی کے خلاف آل علی کے دواناہوں نے علم بغاوت بلند کیا۔ لیکن انہیں شکست ہوئی اور دونوں شہید کر دیئے گئے۔ اس پرشیوں کا فرقہ اثنا عشری تو خاموش ہو گیا لیکن ان کے چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق کے فرزند اساعیل کے صاحبزادے امام محمدؑ سے جسے "محمد المکتوم" کا نام دیا گیا۔ ایک ایسی دعوت کی بنیاد پر ہی، جس نے پوری اسلامی دنیا میں نہ صرف نظری و نظریاتی طور پر، بلکہ سیاسی محااذ سے بھی پہلی ڈال دی۔ یہ دعوت جسے اساعیل کہتے ہیں، اور اسے باطنیہ کا نام بھی دیا گیا ہے، عباسی خلافت کے عہد میں خصیر طور پر پھیلتی رہی۔ اور بھر ایک وقت آیا کہ اس نے پہلے شمالی افریقی میں اور بعد میں مصر میں اپنی مستقل خلافت قائم کر لی، جو اتنی ہی باعظمت اور شاندار نتائج کی حامل تھی، جتنی کر اموی، عباسی اور اسپین کی اموی خلافتیں۔ زیرِ نظر کتاب میں اسی خلافت فاطمیہ کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔

اموی بزرگ شیرمند خلافت پر مشتمل ہوئے تھے۔ عباسیوں نے "آل محمد" کے نام سے فائدہ اٹھایا۔ اور عربوں کی فقط عصبیت کا غیر عربوں میں ہو خدید رہ عمل ہو رہا تھا، اسے ذریغہ بناؤ کر امویوں کو اقتدار سے محروم کر دیا۔ لیکن فاطمیوں نے اپنی دعوت کی بنیاد ایک نظر پر رکھی، اور اس کے داعی دنیاۓ اسلام کے

ہر حصے میں پھیل گئے۔ چنان چہر جہاں وہ صریں فاطمی خلافت کی بنیاد رکھنے میں کامیاب ہوئے، وہاں ان کے انکار و خیالات نے مسلمانوں کے ذہن پر گہر سے اثرات ڈالے۔

عباسی دعوت کی طرح اس فاطمی دعوت کا خپلی مرکز بھی شام تھا۔ جہاں سے اُس کے داعی دور دراز عکون میں جاتے اور اپنے امام کے حق میں پر جگیداگرتے تھے۔اتفاق سے ایک داعی کو سر زمینہ مغرب میں بڑی سازگار فضائی، اور وہاں بعض قبائل اس دعوت پر ایمان لے آئے۔ ۲۹۴ میں امام عبید اللہ المهدی شام سے مغرب پہنچتے ہیں، اور اس طرح خلافتِ فاطمی کا آغاز ہوتا ہے، بعد میں اس کام کو مصر بنتا ہے۔ فاطمی قاہروہ شہر کی تعمیر کرتے ہیں اور جامعہ ازہر اُن کی دعوت کی درس گاہ بتتی ہے، خلافتِ فاطمی کا خاتمه، ۵۵۶ھ میں سلطان صلاح الدین کے ہاتھوں ہوا۔ اس کے بعد فاطمی یا اساعیلی پھر منہجی رنگ اختیار کر لیتے ہیں، اور خاص کر برصغیر پاک و ہند میں اشہیں فرد غ حاصل ہوتا ہے۔

”تاریخ دولتِ فاطمیہ“ میں فاطمی عہد کے جملہ پہلوؤں کا جائزہ تو یا گیا ہے، لیکن اس جائزے میں کسی ترتیب کو مخوذ نہیں رکھا گیا، ہوتا تو یہ چاہیے تھا کہ شروع کتاب میں شیعوں اور بھر شیعوں میں اساعیلی فرقے کا پورا ذکر کیا جاتا۔ اور بتایا جانا کہ بزر فاطمہ کو بزر عباس سے کیا شکایت تھی اور یہ کہ منصور اور ہارون نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ نیز اساعیلی اپنی دعوت کو خپلی رکھنے پر کیوں مجبور ہوئے، اساعیلی نکلنے اپنے زمانے میں اسلامی فرسن میں ایک یہجان پیدا کر دیا تھا۔ اور ہمارے بہت سے علمی اور علمی اس نکر سے متاثر بھی ہوئے۔ صحف نے ان امور پر کہیں بھی ایک جگہ بحث نہیں کی۔ کتاب کے اکثر ابواب دو دو تین یعنی صفحات سے زیادہ نہیں اور اتنے ہی ان ابواب کے خواصی اور مأخذ ہیں۔ سب سے قابل افسوس بات یہ ہے کہ شروع سے لے کر آخر تک کتاب میں کوئی ترتیب نہیں۔

”حرفِ آغاز“ میں مصنف لکھتے ہیں: ”لیکن فاطمی حکومت نے جب بلا مغرب (افریقہ) میں مقتولہ (سلی) میں اور مصر میں اپنا پرچم اقبال بلند کیا تو عباسی حکومت جاہ دجلال اور شوکت و شمشت کے ساتھ تمام تھی.....“ ص ۱۷۸

لیکن ۲۸۷ میں جہاں فاطمی پر سالار جوہر کے صدر پر جملے کا ذکر کرتے ہیں، وہاں ارشاد ہوتا ہے: ”در اس وقت دولتِ عباسیہ ضفت و انخلال کے آخری درجے پر پہنچی ہوئی تھی۔ ہر طرف طوائف الملوكی بغادر، شورش اور بنگاہِ آرائی کی کار فرمائی تھی.....!!“

آخر کتاب میں بوجہ و فرقے کی ایک کتاب "عہد فاطمی میں علم و ادب" سے ایک "متند و تادریز" کے عنوان کا ایک اقتباس ہے جس سے فاطمیوں کے معتقدات کی ایک اجمالی تصور رسانے آجاتی ہے۔ فاطمیوں کی باطنیت کے بارے میں جو اس قدر غلط بتائیں کہی گئی ہیں، ان کا جواب یوں دیا گیا ہے:-

"اس میں کوئی شک نہیں کہ اساعیلیوں نے باطن پر بہت زور دیا ہے اور اہل صفت کو اہل ظاہر کیا ہے، مگر انہوں نے ظاہر سے کبھی تنافل نہیں برداشت کیا اور اعتماد ہے کہ ہر ظاہر کا باطن ہے، اسی طرح ان کا یہ بھی ایمان ہے کہ ہر باطن کا ظاہر ہونا ضروری ہے۔ ظاہر و باطن دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے، دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہو سکتے، آپس میں ان دونوں کا ارتباط جسم دروح کے تعلق کے ماندے ہے ان دونوں کے آپس میں لازم و ملزم رہنے ہی سے فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔ صلوٰۃ، زکوٰۃ، صوم، حج، جہاد کی پابندی ہر مومن کے لئے واجب اور فرض ہے۔ ظاہر کی پابندی کے بعد باطن یعنی عبادت علیہ لازم قرار دی گئی۔ فاطمیوں نے کبھی بھی ابطالِ عبادت کا ارتکاب نہیں کیا، جیسا کہ عام طور سے مورخین نے ان پر لازم لگایا ہے....."

صنعت نے اس کتاب میں منتشر طور پر جو کچھ جمع کر دیا ہے۔ اگر وہ اُسے ترتیب سے جمع کرتے تو دولتِ فاطمیہ کی تاریخ کے بارے میں اس میں کافی موارد تھا۔

أردو

انجمن ترقی اردو [پاکستان] کا سرماہی رسالہ

انجمن ترقی اردو پاکستان کے منتظرین نے انجمن کے تاریخی سرماہی رسالہ "اردو" کو نئے سرے سے جاری کر کے بہت بڑی ادبی خدمت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ خدا کرے وہ اپنے ان نیک ارادوں میں کامیاب ہوں۔ ہمارے پیش نظر اس کا جولائی ۱۹۴۷ء کا شمارہ ہے۔ اس کے مطابق سے معلوم ہوتا ہے کہ باباۓ اردو مولوی عبدالحق مرجم نے ایک زمانے میں اس رسالے کا جو معیار قائم کیا تھا، موجودہ ادارہ تحریرنگ کے اکان نے اُسے سامنے رکھا ہے۔ اور وہ اس کو صحیح معنوں میں اُسی طرح کا ادبی تحقیقی رسالہ بنانا چاہتے تھے، جیسے کہ وہ کبھی اپنے اچھے دقتوں میں تھا۔

سرماہی "اردو" سالہاں تک اور نگ آباد کی سے جہاں کہ انجمن ترقی اردو ہند کا دفتر تھا، بخت رہا ہے، اس دور میں "اردو" نے اردو زبان کی تحقیق اور اردو ادب کو نگ دا ب دیتے اور اسی معنوں